إنّ الحیاء من الإیمان ﷺ

حیا اور پاکدامنی

محبوب العلماء والصلحاء

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر
223 سنت پورہ فیصل آباد
+92-041-618003

حیاء اور پاکدامنی

مؤلف

محبوب العُلماء والصُّلحاء

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم

ناشر

ثاقب بک ڈپو دیوبند (یوپی) ۲۴۷۵۵۴

Pantoro

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : حیاء اور پاک دامنی

مؤلف : حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ

مرتب : مولوی صلاح الدین سیفی

صفحات : ۳۶۰

ناشر

ثاقب بک ڈپو دیوبند (یوپی) ۲۴۷۵۵۴

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
پیش لفظ	11
① حیا اور پاکدامنی کی اہمیت	15
پاکدامنی قرآن مجید کی نظر میں	17
اجر عظیم کا وعدہ	17
فلاح کامل کی خوشخبری	18
پاکدامنی حدیث پاک کی نظر میں	18
پاکدامنی نبوت کا حصہ ہے	19
پاکدامنی شرط ولایت ہے	20
پاکدامنی پر دنیا میں نصرت خداوندی	26
دنیا میں تخت وتاج نصیب ہوا	26
غار کا منہ کھل گیا	26
دعا قبول ہوگئی	28
پاکدامنی کا بدلہ پاکدامنی	29
پاکدامنی پر محشر میں اکرام	32
پاکدامنی پر جنت کی بشارت	33
پاکدامنی اور مشاہدہ پروردگار	34
احادیث میں پاکدامنی کی دعائیں	34
صحابہ کرام کا جذبہ پاکدامنی	35
عورتوں سے عفت وعصمت پر بیعت	37
بے حیائی کی مذمت قرآن میں	37
② بدنظری	39
نظر کی حفاظت سے متعلق آیات	39
نظر کی حفاظت سے متعلق احادیث	41
اچانک نظر معاف ہے	43
بدنظری فساد کا بیج ہے	43
بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے	44
بدنظری سے بچنے پر حلاوت ایمان	45
بدنظری سے کبھی سیری نہیں ہوتی	46
بدنظری زخم کو گہرا کرتی ہے	46
بدنظری سے بوڑھے بھی محفوظ نہیں	47
بدنظری سے توفیق عمل چھن جاتی ہے	48
بدنظری سے قوت حافظہ کمزور ہوتی ہے	49
بدنظری ذلت وخواری کا سبب ہے	50
بدنظری سے برکت ختم ہوجاتی ہے	50
بدنظری کرنے والے سے شیطان پر امید رہتا ہے	51
بدنظری سے نیکی برباد گناہ لازم	51
بدنظری سے اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے	
بدنظری کرنے والا ملعون ہوتا ہے	52
بدنظری کو لوگ خفیف سمجھتے ہیں	52
بدنظری سے بدمعاشی تک	53
بدنظری سے جسم میں بدبو	53
بدنظری کی نقد سزا	53
بدنظری کی وجہ سے قرآن بھول گیا	55

عنوان	صفحہ نمبر
بدنظری اور تصاویر	56
بدنظری اور حسن پسندی کا دھوکہ	56
بدنظری کی نحوست	57
بدنظری کا عبرتناک انجام	58
بدنظری پر غیر معینہ سزا	59
بدنظری کا اثر دل پر	60
بدنظری اور بے نور چہرہ	60
بدنظری سے پرہیز کا انعام	60
بدنظری میں نہایت احتیاط	61
بدنظری سے ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے	62
بدنظری کے تین بڑے نقصانات	62
بدنظری سے متعلق اقوال سلف	64
بدنظری کا علاج	66
قرآن مجید کی روشنی میں	66
حدیث پاک کی روشنی میں	71
اقوال سلف کی روشنی میں	73
خیال بدلنا	73
نفس کو سزا دینا	74
راقم الحروف کے چند مزید مجرب نسخے	75
بدنظری کے موقع سے بچے	75
بیوی کو خوش رکھے	77
اپنے آپ کو بے طمع کرلے	78
حور کی خوبیوں کا تصور	79
دیدار الٰہی سے محرومی کا تصور کرو	80
اپنی ماں بیٹی کا تصور کرو	81
آنکھوں میں سلائی پھرنے کا تصور کریں	81

عنوان	صفحہ نمبر
اصول کی بات	82
اپنے نفس سے مناظرہ	82
مراقبہ معیت	83
ایک مغالطہ	84
(۳) حجاب کا حکم	85
ستر کا پس منظر	86
حجاب کا پس منظر	86
ستر عورت اور حجاب کا موازنہ	88
حجاب کے دلائل	89
قرآن مجید سے دلائل	89
حدیث پاک سے دلائل	94
عقلی دلائل	97
شرعی پردے کے تین درجے	102
بہترین درجہ	102
درمیانہ درجہ	103
آخری درجہ	104
چہرے کا پردہ	105
اعتراضات	107
بے پردگی کا عبرتناک انجام	111
پھوپھو کی زلفیں	113
خالہ کی مسکراہٹ	114
بہن کے فیشن	114
ماں کا طرز تغافل	115
باریک کپڑوں کا استعمال	115
بے پردہ عورت کو سزا	117
پردہ داری کی برکات	119

عنوان	صفحہ نمبر
④ مخلوط محفلوں سے اجتناب	123
ایک ناقابل تردید حقیقت	124
دو سنہری اصول	125
سرفی کا قانون	125
احتیاط شرمندگی سے بہتر ہے	125
شریعت محمدی کا حسن و جمال	126
عورتوں کی تعلیم کا دن جدا	126
عورتوں کی گزرگاہ جدا	127
مسجد میں داخلے کا دروازہ جدا	127
عورتوں کی صفیں مردوں سے جدا	128
عورتوں کا مسجد میں آنا	129
حج میں عورتوں کا طریق	130
جنازوں میں شرکت	130
عورتوں کی چالاکی	130
مردوں کی فطرت	137
مرد کو موقع نہ دیں	137
مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا	138
دل کبھی نہیں بھرتا	138
آسمان دیکھنے سے	139
پانی پینے سے	139
بیت اللہ دیکھنے سے	139
مرد کا دل عورت سے	139
بڑتال فقط جانچ پڑتال	140
بکرے بکری کا کھیل	140
بوسیدہ ہڈیوں میں کشش	141
حضرت صدیق ؓ کا قول	141
آدم بر سر مطلب	141
مخلوط تعلیم کے نقصانات	143
غیر محرم کی جھجک ختم	144
فیشن پرستی	145
دوستی یاری کے تعلقات	145
جنسی بے راہروی	145
تیسری جماعت کا طالبعلم	146
شرم ہار مکاؤ سکیم	146
ایک سو منگیتریں	149
عورتیں بسوں کی مانند ہیں	150
گائے پالنے کی کیا ضرورت ہے	151
اجتماعی زنا کی محفلیں	152
زنا بالجبر کا رجحان	152
کتے سے زنا	153
آلات زنا	153
اورل سیکس	154
چلے بھی آؤ	154
میں، آپ اور تنہائی	155
نتیجہ	155
⑤ زنا کے اسباب	157
(۱) غیر محرم کو دیکھنا	158
(۲) غیر محرم کے ساتھ باتیں کرنا	160
بات سے بات بڑھتی ہے	160
آواز کا جادو	161
سیل فون یا موبل فون	162
ٹیوشن سنٹر یا ٹینشن سنٹر	163

عنوان	صفحہ نمبر
نوکری پیشہ خواتین	164
(۳) غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا	165
حسن بصریؒ اور رابعہ بصری	166
برصیصا راہب کا عبرتناک انجام	166
سجاح اور مسیلمہ کذاب	177
(۴) غیر محرم سے چھپی آشنائی کرنا	182
نتیجہ	188
نصیحت کی بات	189
(۵) تنہا یا غیر مرد کے ساتھ سفر کرنا	191
(۶) گانا بجانا......زنا کا زینہ	195
اسلام میں گانے بجانے کی مذمت	195
گانے بجانے کے مضر اثرات	197
شیطان کی گہری سازشیں	203
غیر محسوس اطلاعات	203
اشتہار بازی یا شکار بازی	205
شیطانی جال	205
پس منظر پیغام	207
میوزیکل انڈسٹری	208
ایک مسلمہ حقیقت	209
(۸) فلمیں اور ڈرامے	210
(۸) ناول اور افسانے	216
(۹) خاندانی منصوبہ بندی	217
شریعت محمدی اور سد ذرائع	221
(۱) عورت کا نام	221
(۲) عورت کی آواز	222
(۳) عورت کی آواز میں لوچ نہ ہو	222

عنوان	صفحہ نمبر
(۴) عورت کا سلام کرنا	223
(۵) عورت کا جھوٹا پانی	223
(۶) عورت کے کپڑے	223
(۷) عورت کے بال	224
(۸) عورت چھپی زینت ظاہر نہ کرے	224
(۹) عورت بے پردہ ہو کر نہ نکلے	224
(۱۰) عورت بن سنور کر نہ نکلے	225
(۱۱) عورت خوشبو لگا کر نہ نکلے	225
(۱۲) عورتوں کی گزرگاہ	226
(۱۵) عورت غیر محرم مرد کو خط نہ لکھے	227
(۱۶) مرد دوسروں کے گھروں میں نہ جھانکیں	227
(۱۷) مرد اپنی ماں سے بھی اجازت مانگے	228
(۱۸) حضرت عمرؓ کی احتیاط	229
(۱۹) مرد راستوں میں نہ بیٹھیں	229
(۲۰) مرد کے سامنے غیر عورت کا حال	229
(۲۱) مرد بیوی کا راز نہ کھولے	230
(۲۲) مرد و عورت شہوت انگیز باتوں سے اجتناب کریں	230
(۲۳) دو مرد یا دو عورتیں ایک ساتھ نہ لیٹیں	231
(۲۴) چار پائی الگ کرنا	231
(۲۵) شادی میں بلاوجہ تاخیر	232
زنا کی اقسام	237
زنا کی پہلی قسم، خود لذتی	237
خیالی زنا	237

عنوان	صفحہ نمبر
استمناء بالید	236
خود لذتی کے اثرات	237
چہرے پر اثرات	237
اعصاب پر اثرات	237
دل پر اثرات	237
دل پر اثرات	237
جسمانی قوت پر اثرات	238
جنسی قوت پر اثرات	238
زنا کی دوسری قسم، جنس مخالف سے شہوت پوری کرنا	239
اعضاء کا زنا	239
بیوی سے زنا	240
غیر محرم عورت سے زنا	241
شادی شدہ عورت سے زنا	241
پڑوسن سے زنا	242
قریبی رشتہ دار عورت سے زنا	243
مجاہد کی بیوی سے زنا	243
محرم عورت سے زنا	244
مطلقہ بیوی سے زنا کرنا	245
بوڑھے کا زنا	246
زنا کی تیسری قسم، ہم جنس سے زنا	246
لواطت	247
لواطت کرنے پر عذاب	248
زنا اور لواطت کا تقابلی جائزہ	250
لواطت اسلام کی نظر میں	251
لوطی کی سزا	253
شریعت محمدیہ کا حسن و جمال	254
بے ریش لڑکے کو دیکھنا	255
بے ریش کے بارے میں اکابر کا طرز عمل	257
دو مردوں کا ایک بستر پر لیٹنا	258
لواطت کے نقصانات	258
عورت سے نفرت	258
نسل کشی کا گناہ	259
جنسی تسکین سے محروم	259
اعصابی کمزوری	260
حافظہ کمزور	260
چہرہ بے نور	260
عضو خاص کی خرابی	260
لاعلاج پریشانی	261
لاعلاج بیماری	261
لاعلاج نجاست	262
برا خاتمہ برا انجام	263
السحاق	266
زنا کی چوتھی قسم، جانور سے زنا	268
⑦ زنا کے نقصانات	269
(الف) معاشی نقصانات	269
(۱) بے برکتی	269
(۲) رزق میں تنگی	270
(۳) کامیابی کے راستے بند	271
(۴) مصائب و آلام	271
(۵) خشک سالی	272
(ب) معاشرتی نقصانات	273

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
(۱) عوام سے وحشت	273	(۹) رحمت خداوندی سے مایوسی	286
(۲) آباد گھر برباد	273	(۱۰) غیرت خداوندی کا موجب	287
(۳) ذلت ورسوائی	273	(۱۱) حالت ایمان دوران زنا	287
(۴) نسب پہ دھبہ	274	(۱۲) شرک کے بعد عظیم گناہ	287
(۵) رشتے ناطے ختم	276	(۱۳) زنا جرم عظیم ہے	287
(۶) قتل وفساد	276	(۱۴) سوء خاتمہ کا ڈر	288
(ج) طبی نقصانات	277	⑧ زنا کی سزا	289
(۱) سکون دل سے محرومی	277	مسلمان کی عزت	290
(۲) عقل میں فساد	278	بدگمانی	290
(۳) دل بدن کمزور	279	تجسس	290
(۴) چہرے کا نور ختم	279	سرگوشی	291
(۵) عمر گھٹ جانا	279	غیبت	291
(۶) کثرت اموات	280	بہتان تراشی	292
(۷) طاعون کا پھیلنا	280	زنا کی سزا دنیا میں	294
(۶) کثرت اموات	280	جیسا جرم ویسی سزا	294
(۷) طاعون کا پھیلنا	280	رجم کا طریقہ	295
(۸) خطرناک بیماریوں کا پھیلنا	280	اسلامی سزائیں	296
(د) دینی نقصانات	281	رجم وحشیانہ سزا نہیں	298
(۱) برائی کا احساس ختم	281	رجم سے وحشت کیوں	300
(۲) گناہوں کی کثرت	282	(الف) زانی کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے	300
(۳) غیرت ختم	283		
(۴) توفیق توبہ سلب	283	نباتات میں مثالیں	301
(۵) قلب میں سختی	284	حیوانات میں مثالیں	301
(۶) طاعات سے محرومی	284	انسانوں میں مثالیں	302
(۷) اللہ تعالیٰ سے وحشت	284	(ب) مجمع میں سنگسار کرنا	303
(۸) لعنت نبوی کا مستحق	285	رجم کے فوائد	304

عنوان	صفحہ نمبر
آدم بر مطلب	306
زنا کی سزا آخرت میں	307
دنیا کے نقصانات	307
آخرت کے نقصانات	307
⑨ شہوت کیسے کنٹرول کریں	310
(ا) شہوت کا خدائی علاج	310
(ب) شہوت کا قرآنی علاج	310
بدنظری سے پرہیز	316
فاسقین کی محبت سے پرہیز	317
نماز کے ذریعے مدد	318
کثرت ذکر الٰہی	318
(ج) شہوت کا نبوی علاج	319
روزہ رکھنا	319
باوضو رہنا	320
دعا مانگنا	320
(د) شہوت کا تفقیری علاج	323
فارغ نہ رہیں	323
تنہائی میں نہ رہیں	325
بغیر نیند لیٹنے سے گریز کریں	326
بیت الخلا میں زیادہ دیر نہ لگائیں	327
فحش مذاق سے بچیں	328
بدنظری کے مواقع سے بچیں	330
قبرستان جاتے رہا کریں	330
جلتی آگ سے عبرت پکڑیں	332
روز محشر کی ذلت	334
معیت الٰہی کا استحضار	335

عنوان	صفحہ نمبر
ماحول بدل لو	336
پوشیدہ امراض	337
زنا انسان پر قرض ہوتا ہے	337
زنا کرنے سے شیطان کا دوست	338
اپنا کوٹہ ختم	339
(ر) شہوت کا طبی علاج	340
عورت کا جہاد	341
شہوت کنٹرول کرنے سے متعلق امتحانی پرچہ	344
⑩ زنا سے توبہ	346
اللہ تعالیٰ گناہ کرتا دیکھ کر بھی غضبناک نہیں ہوتے	346
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں	347
توبہ کا آخری وقت	348
توبہ کا طریقہ	349
توبہ کی علامتیں	350
گناہ گار کو شرمندہ نہ کریں	351
گناہ کے باوجود مومن	352
نیکیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں	353
کفر کی بھی معافی ہے	354
زنا سے توبہ کرنے والوں کے واقعات	354
زانیہ عورت کی توبہ	354
زانیہ عورت توبہ کر کے ولیوں کی ماں بنی	356
زانی جوان کی سچی توبہ	358
ایک زانی نوجوان کی توبہ	360

پیش لفظ

اسلام دین فطرت ہے اور انسان کو ایسے طریقے بتاتا ہے جو اسے کامیابی کی منزل تک پہنچاتے ہیں بلکہ ایسے اخلاق سے مزین کرتا ہے جو اسے پاکیزہ اور امن و سکون والی زندگی گزارنے کا سلیقہ عطا کرتے ہیں۔ حیاء اسلام کے تعلیم کردہ بنیادی اخلاق میں سے ایک خلق ہے۔ دین میں اس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے اسے ایمان کا جزو قرار دیا اور فرمایا الحیاء من الایمان (حیاء ایمان کا ایک ... ہے)۔ حیاء اور ایمان ایسے لازم وملزوم ہیں کہ جس شخص میں ایمان ہوتا ہے اس میں حیا بھی لازمی ہوتا ہے اور جس میں حیاء نہیں ہوتا اس میں ایمان کی بھی کمی ہوتی ہے۔ گویا حیا ایک مؤمن کی صفت لازمہ ہے۔

ہم آج نام نہاد "روشن خیالی" کے ایسے تاریک دور سے گزر رہے ہیں جس میں عمومی طور پر انسان اپنے دینی، روحانی اور لطیف جذبات کو نہاں خانہ دل کے کسی ویران گوشے میں ڈال کر ہوائے نفس کے گھوڑے پر سوار مادیت پرستی کی طرف رواں دواں ہے۔ اس نے لذات اور خواہشات بھری زندگی کو ہی اپنی اصل زندگی سمجھ لیا ہے اور تکمیل خواہش کو اپنی زندگی کی منزل سمجھ لیا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ خواہش نفس پوری ہونی چاہیے خواہ جیسے بھی ہو۔ چنانچہ جنسی خواہش جو انسان کی خواہشات نفسانیہ میں سے ایک بڑی خواہش ہے اس کو پورا کرنے کی دوڑ میں آج کا انسان کچھ اس طرح سرگرداں ہے کہ شرم وحیاء کی صفت سے تہی دامن ہو چکا ہے۔ عریانی اور فحاشی کا ایک

طوفان ہے جو اہل کفر کی عشرت گاہوں سے اٹھا ہے اور مسلم ممالک کو اپنی لپیٹ میں لیتا چلا جا رہا ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو سی ڈیز، ڈش، کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ ایسے شیطانی ذرائع ہیں جنہوں نے کفر کی اس ثقافتی یلغار کو مسلمانوں کے گھر گھر میں پہنچا دیا ہے۔ چنانچہ بے حیائی اور اخلاق باختگی کے وہ مناظر جو کبھی باطل کا خاصہ تھے آج مسلمانوں میں بھی ترویج پا چکے ہیں۔

فساد قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف
رہے نہ روح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیر پاک و خیال بلند و ذوق لطیف

کفار کی تہذیب و تمدن کو اپنا کر اور ان کے میڈیا کو دیکھ دیکھ کر ہماری نوجوان نسل فیشن اور رومانس کی ایسی دنیا میں کھو گئی ہے کہ وہ اپنی حقیقت کو ہی بھول گئی ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس کے نوجوان کبھی ذکر اللہ کی مستی، سجدوں کی لذت، اللہ تعالیٰ کے خوف، قیام اللیل کے شوق اور علم کے ذوق سے آشنا تھے۔ ان کے چہرے عبادت کے نور کی چمک اور معرفت کے نور کی دمک سے رخشندہ و تابندہ ہوا کرتے تھے۔ آج اس کے نوجوان گلوکاروں کی چہک اور رقاصاؤں کی تھرک کے رسیا ہیں، پری چہروں کی مہک اور خوبانوں کی ٹھمک پر فریفتہ ہیں۔

کبھی اے نوجوان مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے ٹوٹا ہوا تارا

پہلے وقت کی ادبی کتابوں میں لیلیٰ مجنوں، جیسے کرداروں کے اکا دکا واقعات بطور عبرت کے نظر آتے تھے۔ لیکن آج تو اکثر و بیشتر جس نوجوان لڑکے کو اندر سے ٹٹولیں تو مجنوں نظر آتا ہے اور جس لڑکی کا اندر کھولیں تو لیلیٰ نکلتی ہے۔ ہاں کچھ خوش

نصیب جو اچھی صحبت اور اللہ والوں کی سنگت کی وجہ سے زمانے کی چیرہ دستیوں سے بچ گئے ہوں تو ان قدسی صفات لوگوں سے ابھی دنیا خالی نہیں ہوئی۔ روزانہ کے اخبارات میں لڑکیوں کے گھر سے فرار ہونے اور عاشقوں کی حالت زار ہونے کے واقعات کثرت سے ملتے ہیں۔ مخلوط تعلیم گاہوں میں طلباء اور طالبات کے مابین پروان چڑھتے رومانس اور قومی تقریبات میں ہونے والی محافل موسیقی وڈانس ہماری قوم کی مجموعی اخلاقی حالت کی انعکاسی کرتی ہیں۔ فقیر کو دنیا میں بہت سے ممالک میں سفر کرنے کا موقع ملا، ہر جگہ پر ایسے نوجوان کثرت سے ملتے ہیں جن کی کھوئی کھوئی آنکھیں، اڑی اڑی رنگت اور اترے اترے چہرے ان کے دل کا فسانہ سنا رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت فقیر انتہائی رنج وافسوس کے ساتھ یہ سوچتا ہے کہ کاش کوئی ان کا ناصح ہوتا جوان کو سمجھاتا کوئی ان کا مسیحا ہوتا جوان کو دوا دیتا۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

یہ سب احوال دیکھ کر ایک عرصہ سے فقیر کے دل میں یہ خواہش ابھر رہی تھی کہ اس معاشرتی بگاڑ کی اصلاح کیلئے حیاء اور پاکدامنی جیسے نازک موضوع پر کوئی کتاب تحریر کی جائے لیکن کچھ تبلیغی مصروفیات اور معہد الفقیر کی تعمیری مصروفیات اس میں حائل رہیں۔ تاہم جب کبھی بھی فقیر کو سلوٹوں میں کچھ وقت ملا کچھ نہ کچھ احاطہ تحریر میں لاتا رہا۔ حتیٰ کہ عرصہ دو سال میں یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

اس کتاب کی تالیف میں فقیر کے پیش نظر تین بڑے اصلاحی مقاصد ہیں۔

اول ان نوجوانوں کی اصلاح مقصود ہے جو خواہش نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر طرح طرح کی جنسی اور اخلاقی عادات بد کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور جوانی دیوانی کے

شیطانی کاموں میں لگ کر اپنی زندگی کو اپنے ہی ہاتھوں برباد کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو ان کی غلط حرکات کا انجام بتایا جائے اور ان کے اندر قوت احساس کو بیدار کیا جائے تا کہ وہ تباہی و بربادی والے راستے کو چھوڑ کر حیا اور پاکدامنی کو اپنا شعار بنائیں اور عفت و عصمت والی زندگی گزارنے والے بن جائیں۔

دوسرا اس کا مخاطب کثیر تعداد میں وہ عوام الناس ہیں، جو بذات خود تو اخلاقی بے راہروی کا شکار نہیں لیکن انہیں معاشرے میں ہونے والے حیاسوز افعال کی برائی کا اتنا احساس بھی نہیں۔ اپنے گرد و پیش بہت کچھ ہوتا دیکھتے ہیں لیکن اسے معمول کی کاروائی سمجھتے ہیں۔ اپنی اولادوں کو اخلاقی برائیوں میں مبتلا دیکھتے ہیں لیکن ''جوانی کا تقاضا'' سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ بعض خود اپنے ہاتھوں سے گھر میں شیطانی ذرائع از قسم ٹی وی، ڈش اور کیبل وغیرہ لا کر رکھتے ہیں اور اسے برائی سمجھنے کی بجائے ''وقت کی ضرورت'' سمجھتے ہیں۔ اور بعض شرفاء تھوڑا بہت بے حیائی میں منہ مارنے کو مانع شرافت نہیں سمجھتے۔ تو ان حضرات کو بھی تصویر کا اصل رخ دکھانا مقصود ہے تا کہ وہ معاشرے میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر خود بھی گناہوں بھری زندگی سے بچیں اور اپنی نئی نسل کو بھی بچائیں۔

تیسرا یہ کتاب سالکین طریقت کیلئے لکھی گئی ہے۔ تصوف و سلوک کی ساری محنت اللہ رب العزت کی معرفت و نسبت حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بڑے غیور ہیں اس لئے غیر اللہ کی طرف تھوڑا سا میلان بھی سالک کو شاہراہ طریقت سے اتار دیتا ہے اور وصول الی اللہ کی منزل سے کوسوں دور پھینک دیتا ہے۔ ایک تھوڑی سی بدنظری اس کے سالوں کے ذکر اذکار پر پانی پھیر دیتی ہے۔ لہٰذا اس کتاب کے ذریعے سالکین کو آگاہ کرنا مقصود ہے کہ اگر وہ محبوب حقیقی کا وصل حاصل کرنا چاہتے

ہیں تو انہیں دل کے ان تمام چور دروازوں کو بند کرنا ہوگا جن سے غیر محرم کی محبت دل میں در آتی ہے۔ جب وہ اس معاملے میں انتہائی احتیاط روی کا مظاہرہ کریں گے تو دل میں جلوہ محبوب کا مشاہدہ کرنا آسان ہو جائے گا۔

چشم بند و گوش بند و لب ببند
گر نہ بینی سرّ حق بر من بخند

[تو اپنی آنکھوں کو، اپنے کانوں کو، اپنے ہونٹوں کو بند کرلے پھر تجھے مشاہدہ حق نہ ہو تو میرا مذاق اڑانا]

اس کتاب فقیر نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ شیطانی قوتوں کی طرف سے بے حیائی پھیلانے والی حیا سوز تدابیر کو کھول کر بیان کر دیا جائے تاکہ درد مند دل رکھنے والے حضرات کیلئے ان کو سمجھنا اور ان کا سد باب کرنا آسان ہو جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فقیر کی اس ٹوٹی پھوٹی کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور اسے آخرت کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب.

دعا گو و دعا جو

فقیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء

باب ۱

حیا اور پاکدامنی کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر فطری خوبیوں سے مالا مال کیا ہے۔ ان خوبیوں میں سے ایک خوبی شرم وحیا ہے۔ شرعی نقطہ نظر سے شرم وحیا اس صفت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان قبیح اور ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کرتا ہے۔ دین اسلام نے حیا کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا ہے تاکہ مؤمن باحیا بن کر معاشرے میں امن وسکون پھیلانے کا ذریعہ بنے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ایک انصاریؓ کو دیکھا جو اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کرو آپ ﷺ نے سنا تو ارشاد فرمایا

فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء)

[پس حیا ایمان کا جزو ہے]

ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ [حیا خیر ہی کی موجب ہوتی ہے]

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

گویا انسان جسقدر باحیا بنے گا اتنی ہی اس میں خیر بڑھتی جائے گی۔ حیا ان صفات میں سے ہے جن کی وجہ سے انسان آخرت میں جنت کا حقدار بنے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ (رواہ احمد والترمذی۔ مشکوٰۃ ۴۳۱)

[حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے۔ بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم میں جانے کا سبب ہے]

حیا کی وجہ سے انسان کے قول و فعل میں حسن و جمال پیدا ہو جاتا ہے لہذا باحیا انسان مخلوق کی نظر میں بھی پرکشش بن جاتا ہے اور پروردگار عالم کے ہاں بھی مقبول ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید سے بھی اس کو ثبوت ملتا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی دختر نیک اختر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کیلئے آئی تو اس کی چال ڈھال میں بڑی شائستگی اور میانہ روی تھی۔ اللہ رب العزت کو یہ شرمیلا پن اتنا اچھا لگا کہ قرآن مجید میں اسکا تذکرہ فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَجَاءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَاءٍ (القصص:۲۵)

[اور آئی ان کے پاس ان میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی]

سوچنے کی بات ہے کہ جب باحیا انسان کی رفتار و گفتار اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہے تو اسکا کردار کتنا مقبول و محبوب ہوگا۔ لہذا جو شخص حیا جیسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں محروم القسمت بن جاتا ہے۔ ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ ۴۳۱)

(جب شرم نہ رہے تو پھر جو مرضی کر)

اس سے معلوم ہوا کہ بے حیا انسان کسی ضابطہء اخلاق کا پابند نہیں ہوتا۔ اس کی زندگی شتر بے مہار کی مانند ہوتی ہے۔ حیا ہی وہ صفت ہے کہ جس کی وجہ سے انسان پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حیا اور پاکدامنی لازم

وملزوم ہیں ان دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔درج ذیل میں اس حقیقت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

پاکدامنی قرآن مجید کی نظر میں

(۱) اجر عظیم کا وعدہ

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (احزاب ۵)

[اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے مرد اور عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔ ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے]

اس آیت میں کتنی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ پاکدامنی کے ساتھ یاد الٰہی میں زندگی گزارنے والے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ثواب سے مراد دنیا کی برکتیں اور آخرت کی نعمتیں ہیں جبکہ مغفرت سے مراد یہ ہے کہ پاکدامن شخص سے ہونے والی دوسری غلطی کوتاہیوں کو اللہ تعالیٰ جلدی معاف کر دیں گے۔ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ جو طالب علم پڑھائی میں لائق اور محنتی ہوتا ہے استاد اس کی دوسری کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔اجر کے ساتھ عظیم کا لفظ نشاندہی کر رہا ہے کہ پاکدامنی پر ملنے والا انعام عام معمول سے زیادہ ہوتا ہے، ویسے بھی دستور یہی ہے کہ بڑے لوگ جس چیز کو بڑا کہہ دیں وہ واقعی بہت بڑی ہوتی ہے۔ یہاں تو پروردگار عالم پاکدامنی پر ملنے والے اجر کو بڑا کہہ رہے ہیں تو واقعی وہ انعام بہت بڑا ہوگا۔مبارکباد کے لائق ہیں وہ خوش نصیب ہستیاں جو پاکدمنی کی زندگی گزار کر ایسے اجر

کی مستحق بن جاتی ہیں۔

هَنِيئًا لِاَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا

[نعمت پانے والوں کو ان کی نعمتوں پر مبارکباد ہو]

(۲) فلاح کامل کی خوشخبری

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ......وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ (المومنون:۱)

[تحقیق فلاح پا گئے وہ مومن..... جو اپنے شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں]

اس آیت مبارکہ میں فلاح پانے والے مومن کی چند صفات کا تذکرہ کیا گیا ہے جن میں سے ایک صفت پاکدامنی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پس فلاح کامل پاکدامن لوگوں کو ہی مل سکتی ہے۔ عربی زبان میں فلاح کہتے ہیں ایسی کامیابی کو جس کے بعد ناکامی نہ ہو۔ ایسی خوشی کو کہ جس کے بعد غمی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی عزت ملنے کو جس کے بعد ذلت نہ ہو۔ فطوبیٰ لمن له هذا المقام

پاکدامنی حدیث پاک کی نظر میں

(۱)..... نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ قریش کے نوجوانوں سے فرمایا

يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ اِحْفِظُوْا فُرُوْجَكُمْ . لَا تَزْنُوْا اَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةَ (حاکم۔ بیہقی)

[اے جوانان قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ زنا مت کرو۔ جو اپنی شہوت گاہ کو محفوظ رکھے گا اس کے لئے جنت ہے]

اس حدیث میں رحمت دو عالم ﷺ نے کتنے واشگاف الفاظ میں یہ حقیقت کھول دی ہے کہ جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں گے، زنا کے ذریعے نفسانی شہوانی شیطانی اور وقتی لذتوں کو حاصل کرنے سے پرہیز کریں گے ان کو جنت کی دائمی خوشیاں

نصیب ہوں گی۔ اسے کہتے ہیں محنت تھوڑی اور اجر زیادہ۔ حضرت نثار فتحی مدظلہ ارشاد فرماتے ہیں۔

نور میں ہو یا نار میں رہنا
ہر جگہ ذکر یار میں رہنا
چند جھونکے خزاں کے بس سہہ لو
پھر ہمیشہ بہار میں رہنا

(۲)......روم کے بادشاہ ہرقل نے جب ابوسفیان سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کن چیزوں کی تعلیم دیتے ہیں تو اگرچہ ابوسفیان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے سیدھے سادے الفاظ میں تعلیمات نبوی ﷺ کا خاکہ یوں پیش کیا

يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعِفَافِ وَالصِّلَةِ

(بخاری کتاب الادب، باب صلۃ المرأۃ ۴/۲۳)

[وہ ہمیں نماز، صدقہ، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں]

معلوم ہوا کہ پاکدامنی کی تلقین اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اسلامی معاشرے کی عمارت جن ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے ان میں سے ایک ستون کا نام پاکدامنی ہے۔

پاکدامنی نبوت کا حصہ ہے

(۱)......انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والتسلیمات وہ پاکیزہ ہستیاں تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کیلئے مینارہ نور بنا کر بھیجا۔ انہوں نے خود بھی پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزاری اور اپنے متعلقین کو بھی اسی کی تلقین کی۔ لہٰذا پاکدامنی نبوت کا جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹا ہونے کی خوشخبری دی تو ارشاد فرمایا

سَيِّدًا وَّحَصُورًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (آل عمران:۳۹)

[سردار ہوں گے۔ اپنے نفس کو روکنے والے ہوں گے نبی ہوں گے۔ اعلیٰ درجہ کے شائستہ ہوں گے]

عربی زبان میں حصور کہتے ہیں اس شخص کو جو اپنی شہوت پر قابو رکھتا ہو اور نفس کے فریب میں مبتلا نہ ہو۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی زندگی اسی صفت کی آئینہ دار تھی۔

(۲)...... جب عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے بند کمرے میں بہترین موقع محل دیکھ کر حضرت یوسف علیہ السلام سے اپنی نفسانی خواہش کا کھلے لفظوں میں اظہار کیا تو انہوں نے فورا کہا مَعَاذَ اللّٰهِ (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)۔ اگرچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اس انکار کرنے پر جیل کی مشقتیں برداشت کرنی پڑیں مگر ایک وقت ایسا آیا کہ زلیخا نے خود اپنی زبان سے اقرار کیا کہ

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ (یوسف۳۲)

[میں نے اس کو مطلب حاصل کرنے کیلئے بہکایا مگر یہ پاک صاف رہا]

اللہ رب العزت نے حضرت یوسف علیہ السلام کی تعریف میں ارشاد فرمایا

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ (یوسف:۲۴)

[تاکہ ہم ان سے برائی اور فحاشی کو دور رکھیں۔ بے شک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے]

اس سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام سب کے سب برگزیدہ لوگ تھے جنہوں نے پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزاری۔ پس ثابت ہوا کہ پاکدامنی جزو نبوت ہے۔

پاکدامنی شرط ولایت ہے

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے

ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَا يَزْنُوْنَ [اور جو زنا نہیں کرتے] (فرقان: ٦)

اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ زنا سے بچتے ہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ ہر سالک نیکوکاری اور پرہیزگاری پر استقامت اختیار کرنے کی وجہ سے ہی اولیاء اللہ میں شامل ہوتا ہے۔ جبکہ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں اور ہر قسم کے کبیرہ گناہ سے محفوظ فرماتے ہیں۔۔ رحمت کا تقاضا بھی یہی ہے اور دوستی کا حق بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ رحیم اور سب سے زیادہ بہترین دوست ہے۔

O......اہل اللہ اپنی سچی محبت کی بنا پر ماسوا کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اگر ایک غریب لاوارث یتیم اور بے سہارا لڑکی کو وقت کا بادشاہ اپنی ملکہ بنالے اور اسے اپنے محل میں ہر نعمت مہیا کرے، نوکر چاکر ہوں، پہننے اوڑھنے کیلئے لباس فاخرہ ہوں، کھانے پینے کیلئے مرغ مسلّم ہوں، زیورات اور ہیرے جواہرات کا ڈھیر ہو، خزانے کا منہ اس کے اشارے پر کھول دیا جائے، بادشاہ اپنی ملکہ کو خوب محبت اور عزت واحترام سے رکھے، ایسے میں کوئی بدشکل بھنگی اپنے بدبودار کپڑوں اور بدبودار جسم کے ساتھ اس ملکہ کو بہکانے کی کوشش کرے جبکہ بادشاہ بھی دیکھ رہا ہو تو وہ ملکہ اس بھنگی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گی۔ اولیاء اللہ کے دل کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ ایک طرف اللہ رب العزت کے بے شمار احسانات ان پر ہوتے ہیں، ہر لمحے ان کے دلوں پر الطاف کریمانہ کی بارش ہو رہی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کا قدم قدم پر وہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے غموں سے ان کو نجات دیکر اپنی محبت والفت کی شیرینی انہیں عطا کرتے ہیں۔ ایسے میں کوئی غیر محرم ان کو گناہ کی طرف متوجہ کرے تو وہ ایک ''پیشاب کے لوٹے'' کی خاطر اپنے مالک حقیقی کو ناراض کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

O......حضرت سلیمانؒ بن یسار مشہور محدث ہیں۔ ایک مرتبہ حج کے سفر پر روانہ ہوئے تو جنگل میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ ان کے ساتھی کسی کام کے لئے شہر گئے تو وہ اپنے خیمے میں اکیلے تھے اتنے میں ایک خوبصورت عورت ان کے خیمے میں آئی اور کچھ مانگنے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے کچھ کھانا اس کو دینا چاہا تو اس عورت نے برملا کہا کہ میں آپ سے وہ کچھ چاہتی ہوں جو ایک عورت مرد سے چاہتی ہے۔ دیکھو تم نوجوان ہو میں خوبصورت ہوں ہم دونوں کے لطف اندوز ہونے کے لئے تنہائی کا موقع بھی ہے۔ حضرت سلیمانؒ بن یسار نے یہ سنا تو سمجھ گئے کہ شیطان نے میری عمر بھر کی محنت ضائع کرنے کیلئے اس عورت کو بھیجا ہے۔ وہ خوف خداوندی سے زار و قطار رونے لگے اتنا روئے کہ وہ عورت شرمندہ ہو کر واپس چلی گئی۔ حضرت سلیمان بن یسار نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مصیبت سے جان چھوٹی۔ رات کو سوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا مبارکباد ہو۔ تم نے ولی ہو کر وہ کام کر دکھایا جو ایک نبی نے کیا تھا۔

O......حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ایک امیر شخص تھا جس کی بیوی رشک قمر اور پری چہرہ تھی۔ اس عورت کو اپنے حسن پر بڑا ناز تھا۔ ایک مرتبہ بناؤ سنگھار کرتے ہوئے اس نے ناز نخرے سے اپنے خاوند کو کہا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھے دیکھے اور میری طمع نہ کرے۔ خاوند نے کہا مجھے امید ہے کہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو تیری پروا بھی نہیں ہوگی۔ بیوی نے کہا کہ مجھے اجازت ہو تو جنید بغدادی کو آزما لیتی ہوں۔ یہ کونسا مشکل کام ہے۔ یہی گھوڑا اور یہی گھوڑے کا میدان۔ دیکھ لیتی ہوں جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کتنے پانی میں ہے۔ خاوند نے اجازت دے دی۔

وہ عورت بن سنور کر جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور ایک مسئلہ پوچھنے کے بہانے چہرے سے نقاب کھول دیا۔ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر پڑی تو انہوں نے

زور سے اللہ کے نام کی ضرب لگائی۔ اس عورت کے دل میں یہ نام پیوست ہو گیا۔ اس کے دل کی حالت بدل گئی۔ وہ اپنے گھر واپس آئی اور سب ناز نخرے چھوڑ دیئے۔ زندگی کی صبح وشام بدل گئی۔ سارا دن قرآن مجید کی تلاوت کرتی اور ساری رات مصلےٰ پر کھڑے ہو کر گزار دیتی۔ خشیت الٰہی اور محبت الٰہی کی وجہ سے آنسوؤں کی لڑیاں اس کے رخساروں پر بہتی رہتیں۔ اس عورت کا خاوند کہا کرتا تھا کہ میں نے جنید بغدادیؒ کا کیا بگاڑا تھا کہ اس نے میری بیوی کو راہبہ بنا دیا اور میرے کام کا نہ چھوڑا۔

O...... حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب نور نسبت میری سینے میں منتقل ہوا تو ایسی باطنی ٹھنڈک نصیب ہوئی کہ باوجود اپنی بھرپور جوانی کے میرے لئے عورت اور دیوار کے درمیان فرق ختم ہو گیا۔

ان مندرجہ بالا واقعات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اولیائے کاملین کو محبت الٰہی کی ایسی حلاوت نصیب ہوتی ہے کہ پھر نفسانی اور شہوانی لذتیں ان کی نظر میں ہیچ ہو جاتی ہیں۔

گویا اولیاء اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ وہ پاکدامنی کی زندگی گزارتے ہیں۔ اگر بالفرض بتقاضائے بشریت ان سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو وہ جب تک سچی توبہ کے ذریعے اس کو معاف نہیں کروا لیتے ان کو چین نہیں آتا۔

حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کا واقعہ اس کی عمدہ دلیل ہے۔ ان کو سچی توبہ پر اتنا اجر ملا ہے کہ اگر اس کی زکوٰۃ نکال کر تقسیم کریں تو پورے شہر کے گنہگاروں کی بخشش ہو جائے۔

اہل اللہ فرشتے نہیں ہوتے انسان ہوتے ہیں ان سے احیاناً گناہ کا سرزد ہو جانا ممکن ہے مگر وہ گناہ پر جمے نہیں رہتے۔ ایسے واقعات بہت شاذ ہوتے ہیں بلکہ الشاذ کالمعدوم کے مطابق نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ عام دستور یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کبیرہ گناہوں سے حفاظت فرماتے ہیں۔ کبھی کبھی ان سے اپنی حفاظت کی چھتری تھوڑی دیر

کے لئے ہٹا دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان سے لغزش اور کوتاہی ہو جاتی ہے پھر وہ خوب آہ وزاری کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں۔ پروردگار عالم کو ان کا رونا دھونا منت سماجت کرنا اور معافیاں مانگنا اچھا لگتا ہے۔ بعض اوقات تو سچی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتے ہیں کہ ان کے گناہوں کو ان کی نیکیوں میں تبدیل فرما دیتے ہیں۔ اصول یہی ہے کہ ولی اللہ بدکاری پر جما نہیں رہتا جبکہ بدکاری پر جما رہنے والا ولی اللہ نہیں ہوتا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ قرآن مجید میں کھوٹ شامل نہیں ہو سکتا یعنی باطل اس میں جگہ نہیں پا سکتا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس میں کتابت اور پرنٹنگ کی غلطی ہو نہیں سکتی۔ اگر کوئی غفلت کا مظاہرہ کرے تو قرآن مجید میں کتابت کی غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر یہ غلطیاں قرار نہیں پکڑ سکتیں۔ جب بھی کوئی حافظ عالم اس کو پڑھے گا تو فوراً اس کی نشاندہی کر دے گا چنانچہ کھوٹ کو دور کر دیا جائیگا۔ باطل حق کے ساتھ ہمیشہ کے لئے نہیں مل سکے گا۔ جس طرح قرآن مجید میں کتابت کی غلطی قرار نہیں پکڑ سکتی اس طرح اہل اللہ کی زندگیوں میں کبیرہ گناہ کی عادت قرار نہیں پکڑ سکتی۔ ولی اللہ وہی شخص ہوتا ہے جو شریعت و سنت پر استقامت کی زندگی گزارتا ہے۔ اگر شیطان اس سے کوئی غلطی کروانے میں کامیاب ہو بھی جائے تو وہ فوراً نادم و شرمندہ ہو کر توبہ کر لیتا ہے۔ گناہ پر جما نہیں رہتا۔

حدیث پاک میں ہے۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (مشکوٰۃ: ص ۲۰۶)

[گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں]

اصول یہی ہے کہ انبیائے کرام معصوم ہوتے ہیں اور اولیائے کرام محفوظ ہوتے ہیں۔ یہاں ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اولیائے کاملین اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں تو پھر وہ کبھی کبھار حفاظت سے دور کیوں کر دیئے جاتے ہیں؟

اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مربی ہیں ان کی مختلف حالات میں

تربیت فرماتے ہیں۔ اپنے اولیاء میں سے کسی ایک سے کوئی ایسا عمل کرواتے ہیں کہ جسکی بنا پر اسے اپنے نفس پر خوب ملامت کرنے کا موقع ملے۔ اس کے اندر سے خود پسندی اور عجب کو کھرچ کھرچ کر نکال دیتے ہیں۔ اس کو سراپا نیاز بنا دیتے ہیں۔ ناز کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ اس کی بہترین مثال ہے۔ ایک عیسائی بستی کے قریب سے گذرتے ہوئے حضرت عبداللہ اندلسیؒ نے یہ کہہ دیا کہ عیسائی لوگ کتنے کم عقل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔ بس اتنی معمولی سی بات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی باطنی کیفیات کو سلب کر لیا۔ وہ ایک عیسائی دوشیزہ پر فریفتہ ہو گئے۔ اس سے شادی کرنے کی غرض سے ایک سال سور چراتے رہے۔ قرآن مجید اور حدیث کا حفظ بھول گئے۔ بالآخر ان کے مرید حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ جب ان سے ملنے آئے تو وہ دونوں مل کر خوب روئے۔ اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر معافی مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے سب کیفیات واپس لوٹا دیں۔ یہ سب کچھ اس لئے پیش آیا کہ حضرت عبداللہ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلے کہ اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ میری عقل کا کمال نہیں، بلکہ اللہ رب العزت کی رحمت کا کمال ہے۔ حضرت عبداللہ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی یادداشت دوبارہ کام کرنے لگی اور پہلے سے بھی زیادہ وہ دین کی محنت کرنے لگے اور لاکھوں انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت سے کبھی بھی دور نہ فرمائے آمین ثم آمین۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مشائخ کرام اپنے مریدین کو ذکر و مراقبہ کی تعلیم دیتے ہیں جن پر پابندی اختیار کرنے سے سالک کے اندر سے نفسانی خواہشات پر کنٹرول کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کی نگاہ پاک ہو جاتی ہے دل صاف ہو جاتا ہے۔ طبیعت شریعت کی پابند بن جاتی ہے انہیں پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزارنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہی صفت مقام ولایت کے حاصل ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔

حضرت نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت! انسان بالغ کب ہوتا ہے؟ فرمایا بالغ شریعت یا بالغ طریقت؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت مجھے دونوں کی تفصیل بتا دیں۔ فرمایا کہ انسان بالغ شریعت تب ہوتا ہے جب اسے اندر سے منی نکلے اور بالغ طریقت تب ہوتا ہے جب وہ منی سے نکل جائے۔ یعنی شہوت سے متعلقہ گناہوں سے بچ جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب نور ولایت سینے میں داخل ہوتا ہے تو سالک کی ہیجانی کیفیات کو سکون مل جاتا ہے۔ شہوات کے سمندر میں مد و جزر کی حالت نہیں رہتی۔ سالک کو پاکدامنی کی زندگی نصیب ہو جاتی ہے۔ یہی صفت ولایت کا منشا اور اسکی شرط ہے۔

پاکدامنی پر دنیا میں نصرت خداوندی

(ا) دنیا میں تخت و تاج نصیب ہوا

حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا تو ایک قافلے والوں نے ان کو غلام بنا لیا اور شہر مصر میں آکر ان کو بیچ دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی لڑکپن کی عمر تھی۔ مصر میں ان کا اپنا رشتہ دار یا دوست یار کوئی نہیں تھا۔ ظاہری طور پر بے یار و مددگار تھے بالکل بے سہارا تھے۔ وقت کے ساتھ جب بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے تو عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے ان کو گناہ کی دعوت دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ کی پناہ مانگی اور کمرے سے باہر بھاگ گئے۔ زلیخا نے حیلے بہانے سے ان کو جیل بھجوا دیا۔ حضرت علیہ السلام جیل کی مشقتیں اور صعوبتیں سالہا سال تک برداشت کرتے رہے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوئی۔ وہ نہ صرف باعزت بری ہو گئے بلکہ خزانوں کے والی بنا دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے تاج ان کے قدموں میں ڈال دیا۔ چند سال پہلے جو غلام تھے آج وہ آقا بن گئے۔ پاکدامنی کے عمل پر دنیا میں بھی نقد انعام ملا۔ ایسی عزت ملی کہ ماں باپ

اور بھائی سب کے سب ان کے سامنے سجدہ ریز ہوئے۔ ہر دور اور ہر زمانے میں جو شخص حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح تقویٰ اور پاکدامنی کی زندگی گزارے گا اللہ تعالیٰ اس کے سر پر عزتوں کے تاج سجائے گا۔

(۴) غار کا منہ کھل گیا

حدیث مبارکہ میں بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا واقعہ منقول ہے۔ ایک سفر کے دوران سخت بارش ہونے لگی تو وہ بچنے کیلئے ایک غار کے اندر چھپ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ طوفانی بارش کی وجہ سے ایک بڑی چٹان لڑھکتی ہوئی غار کے منہ پر آ پڑی۔ چٹان اتنی بڑی تھی کہ یہ تینوں مل کر زور لگاتے تو بھی نہ ہلا سکتے۔ باہر نکلنے کا راستہ بالکل نہیں تھا۔ تینوں کو موت سامنے کھڑی مسکراتی نظر آئی۔ اس پریشانی۔ غم اور خوف کی حالت میں تینوں نے فیصلہ کیا کہ اپنی اپنی زندگی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے نجات کی دعا مانگیں۔ ایک نے کہا میں نے ماں باپ کی بہت خدمت کی۔ میں بکریوں کا دودھ پہلے ماں کو پیش کرتا بعد میں سویا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لیکر حاضر ہوا تو میری والدہ سو چکی تھی۔ میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا اور دودھ ہاتھ میں لیکر کھڑا انتظار کرتا رہا حتی کہ صبح کا وقت ہو گیا۔ اے اللہ میرے اس عمل کو قبول کر کے ہمیں نجات عطا فرما۔ چٹان ایک تہائی سرک گئی تاہم ابھی نکلنے کا راستہ نہ بنا تھا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ میں اپنی بھرپور جوانی کی عمر میں اپنی خوبصورت کزن پر عاشق تھا۔ میں نے اسے پھسلانے کیلئے کئی حیلے بہانے کئے مگر وہ تقیہ نقیہ پاک صاف رہی اور میرے جال میں نہ پھنسی۔ ایک مرتبہ تنگدستی کے حالات سے مجبور ہو کر وہ مجھ سے قرض لینے آئی۔ میں نے اسے اس شرط پر پیسے دینے کا وعدہ کیا کہ وہ میری خواہش پوری کرے۔ مرتی کیا نہ کرتی اس نے حامی بھر لی۔ جب میں جماع کیلئے اس کے قریب آیا تو اس نے کہا۔ اللہ سے ڈر اور اس مہر کو نہ توڑ۔ اس کے الفاظ مجھ پر بجلی بن کر

گرے۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خوف طاری ہوگیا۔ میں نے اسے پیسے بھی دے دیئے اور برائی بھی نہ کی۔ اے اللہ! اگر یہ میرا عمل آپ کے ہاں مقبول ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائیے۔ چٹان دوسری تہائی بھی سرک گئی پھر بھی نکلنے کا راستہ نہ بنا۔ تیسرے نے کہا کہ اے اللہ میرا ایک مزدور مزدوری لئے بغیر کسی وجہ سے ناراض ہو کر چلا گیا۔ میں نے اس کے پیسوں سے بکری خریدی۔ وقت گزرنے کے ساتھ وہ بھرپور ریوڑ بن گیا۔ کافی مدت کے بعد وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے پورا ریوڑ اسے پیش کر دیا۔ اے اللہ! اگر میرا یہ عمل آپ کے ہاں مقبول ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ چٹان مزید ہٹ گئی اور تینوں دوست غار سے باہر نکل آئے۔

اس واقعے میں ہمارے عنوان سے متعلق دوسرے آدمی کا عمل ہے جس نے خوف خدا کی وجہ سے گناہ کو چھوڑا اور اس کا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوا۔ اس سے سبق ملا کہ پاکدامن انسان اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے غموں سے بھی بچاتے ہیں اور قدم قدم اس کی پشت پناہی بھی فرماتے ہیں۔

(۳) دعا قبول ہوگئی

ایک مرتبہ دہلی میں سخت قحط پڑا۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے کھیتوں میں فصل بھی نہ ہوتی اور درختوں پر پھل بھی نہ ہوتے۔ لوگ کھانے کیلئے روٹی کو ترسنے لگے۔ ہر شخص بارش کی دعائیں مانگتا مگر آسمان پر بادل نظر ہی نہ آتے۔ علمائے شہر نے مشورہ کیا کہ شہر کے سب لوگ ایک دن کھلے میدان میں جمع ہوں۔ عورتوں بچوں اور جانوروں کو بھی ساتھ لائیں۔ میدان میں نماز استسقاء ادا کرنے کے بعد اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور بارش کی دعا کریں۔ حسب پروگرام لوگ شہر سے باہر جمع ہو گئے۔

سخت گرمی اور چلچلاتی دھوپ نے سب کے چہروں کو جھلس کر رکھ دیا۔ نماز ادا کی گئی۔ مردوں، عورتوں نے رو رو کر بارش کی دعا مانگی مگر آسمان پر دور دور تک بادل کا نشان نظر نہ

آیا۔ معصوم بچے تڑپنے لگے۔ جانور بھی پانی کو ترسنے لگے لوگوں کا رو رو کر برا حال ہو گیا۔ صبح سے عصر تک یہ عمل جاری رہا مگر امید کی کرن نظر نہ آئی۔ جس وقت دعا مانگتے ہوئے مخلوق خدا خوب رو رہی تھی اس وقت ایک مسافر نوجوان اس میدان کے قریب سے گزرا۔ اس نے اونٹ کی مہار پکڑی ہوئی تھی۔ خود پیدل چل رہا تھا جبکہ اونٹ پر کوئی پردہ نشین عورت سوار تھی۔ اس نے اتنے لوگوں کو آہ وزاری کرتے دیکھا تو اونٹ کو ایک جگہ روکا اور قریب کے لوگوں سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے۔ جب اسے حقیقت حال کی خبر ہوئی تو وہ اپنے اونٹ کے قریب گیا اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ ابھی ہاتھ نیچے نہیں آئے تھے کہ چھم چھم بارش برسنے لگی۔ ایک عالم نے اس نوجوان سے پوچھا کہ آپ کتنے خوش نصیب اور مستجاب الدعوات انسان ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ درحقیقت اونٹ پر میری والدہ سوار ہیں۔ میں نے اپنی والدہ کی چادر کا ایک کونہ پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اے پروردگار عالم یہ میری نیک پاکدامن والدہ ہیں آپ کو ان کی پاکدامنی کا واسطہ دیتا ہوں اپنے بندوں پر بارش برسا دیجئے۔ ابھی میرے ہاتھ نیچے نہیں آئے تھے کہ بارش برسنے لگی۔ معلوم ہوا کہ پاکدامنی اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا مقبول عمل ہے کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں تو پرورگار دعاؤں کو رد نہیں فرماتے۔

(۴) پاکدامنی کا بدلہ پاکدامنی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ (النور:۲۶)

[پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے]

جو شخص پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے اسے دنیا میں نقد انعام یہ ملتا ہے کہ اس کے اہل خانہ کو اللہ تعالیٰ پاکدامنی کی زندگی نصیب فرماتے ہیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام کے سامنے شکایت پیش کی کہ مجھے اپنی بیوی کے کردار پر شبہ

ہے۔ یہ بات میرے لئے سخت اذیت اور پریشانی کا سبب ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی عورتوں کے بارے میں پاکیزگی اختیار کرو گے تو لوگ تمہاری عورتوں کے بارے میں پاکیزگی اختیار کریں گے۔ (الجامع الصغیر: ج۲، ص۱۵۶) اس سے معلوم ہوا کہ ادلے کا بدلہ ہوتا ہے۔ زنا کار شخص فقط فحش عمل ہی نہیں کرتا بلکہ دوسروں کا مقروض ہو جاتا ہے اور یہ قرض اس کے اہل خانہ یا اولاد میں سے کوئی نہ کوئی چکا دیتا ہے۔ اصول یہی ہے کہ گناہ کی سزا اس عمل کے جنس سے ہوا کرتی ہے پس جو شخص دوسروں کی عزت برباد کریگا دوسرے اس کی عزت برباد کریں گے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور اشعار ہیں۔

عِفُّوْا تَعِفُّ نِسَاؤُكُمْ فِی الْمَحْرَمِ
وَتَجَنَّبُوْا مَا لَا يَلِيْقُ بِمُسْلِمِ
اِنَّ الزِّنَا دَيْنٌ فَاِنْ اَقْرَضْتَهُ
كَانَ الْوَفَا مِنْ اَهْلِ بَيْتِكَ فَاعْلَمِ
مَنْ يَّزْنِ يُزْنَ بِهٖ وَلَوْ بِجِدَارِهٖ
اِنْ كُنْتَ يَا هٰذَا لَبِيْبًا فَافْهَمِ

[پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی، اور بچو اس سے جو مسلمان کے لائق نہیں بے شک زنا قرض ہے تو اگر تو نے اس کو قرض لیا تو ادائیگی تیرے گھر والوں سے ہوگی اس کو جان لے۔ جو زنا کرے اس سے زنا کیا جائے گا اگرچہ اس کی دیوار سے۔ اے شخص اگر تو عقلمند ہے تو اس کو جان لے]

◎ تفسیر روح البیان للبروسوی میں ایک قصہ منقول ہے کہ شہر بخارا میں ایک جیولر کی مشہور دکان تھی۔ اس کی بیوی نیک سیرت اور خوبصورت تھی۔ ایک سقا (پانی لانے والا) ان کے گھر تیس سال تک پانی لاتا رہا۔ بہت با اعتماد شخص تھا۔ ایک دن اس سقا نے پانی

ڈالنے کے بعد اس جیولر کی بیوی کا ہاتھ پکڑ کر شہوت سے دبایا اور چلا گیا۔ عورت بہت غمزدہ ہوئی کہ اتنی مدت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچی۔ اس کی آنکھوں میں سے آنسو بہنے لگے۔ اسی دوران جیولر کھانا کھانے کے لئے گھر آیا تو اس نے بیوی کو روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھنے پر صورتحال کی خبر ہوئی تو جیولر کی آنکھوں میں سے بھی آنسو آ گئے۔ بیوی نے پوچھا کیا ہوا۔ جیولر نے بتایا کہ آج ایک عورت زیور خریدنے آئی۔ جب میں اسے زیور دینے لگا تو اسکا خوبصورت ہاتھ مجھے پسند آیا میں نے اس اجنبیہ کے ہاتھ کو شہوت سے دبایا۔ یہ میرے اوپر قرض ہو گیا تھا لہٰذا سقا نے تمہارے ہاتھ کو دبا کر قرض چکا دیا۔ میں تمہارے سامنے سچی توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ البتہ یہ مجھے ضرور بتانا کہ کل سقا تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے۔ دوسرے دن سقا پانی ڈالنے کیلئے آیا تو اس نے جیولر کی بیوی سے کہا۔ میں بہت شرمندہ ہوں کل شیطان نے مجھے ورغلا کر برا کام کروا دیا۔ میں نے سچی توبہ کر لی ہے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ جیولر نے غیر عورتوں کو ہاتھ لگانے سے توبہ کی تو غیر مردوں نے اسکی بیوی کو ہاتھ لگانے سے توبہ کی۔ (تفسیر روح البیان)

◎ ایک بادشاہ کے سامنے کسی عالم نے یہ مسئلہ بیان کیا کہ زانی کے عمل کا قرض اسکی اولاد یا اہل خانہ میں سے کسی نہ کسی کو چکانا پڑتا ہے۔ اس بادشاہ نے سوچا کہ میں اسکا تجربہ کرتا ہوں۔ اسکی بیٹی حسن و جمال میں بے مثال تھی۔ اس نے شہزادی کو بلا کر کہا کہ عام سادہ کپڑے پہن کر اکیلی بازار میں جاؤ۔ اپنے چہرہ کھلا رکھو اور لوگ تمہارے ساتھ جو معاملہ کریں وہ ہو بہو آ کر مجھے بتاؤ۔ شہزادی نے بازار کا چکر لگایا مگر جو غیر محرم شخص اس کی طرف دیکھتا تو شرم و حیا کے مارے نگاہیں پھیر لیتا۔ کسی مرد نے اس شہزادی کے حسن و جمال کی طرف دھیان ہی نہ دیا۔ سارے شہر کا چکر لگا کر جب شہزادی اپنے محل میں داخل ہونے لگی تو راہداری میں کسی ملازم نے محل کی خادمہ سمجھ کر روکا۔ گلے لگایا بوسہ لیا

ور بھاگ گیا۔ شہزادی نے بادشاہ کو سارا قصہ سنایا۔ بادشاہ کی آنکھوں میں آنسو نکل آئے۔ کہنے لگا کہ میں نے ساری زندگی غیر محرم سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کی ہے۔ البتہ ایک مرتبہ میں غلطی کر بیٹھا اور ایک غیر محرم لڑکی کو گلے لگا کر اسکا بوسہ لیا تھا۔ پس میرے ساتھ وہی کچھ ہوا جو میں نے اپنے ہاتھوں سے کیا تھا۔ سچ ہے کہ زنا ایک قصاص والا عمل ہے جس کا بدلہ ادا ہو کر رہتا ہے۔ (روح المعانی الآلوسی 5/58)

ہمیں مندرجہ بالا واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ ہماری کوتاہیوں کا بدلہ ہماری اولادیں چکاتی پھریں۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کے گھر کی عورتیں پاکدامن بن کر رہیں۔ اسے چاہیے کہ وہ غیر محرم عورتوں سے بے تعلق ہو جائے۔ اسی طرح جو عورتیں چاہتی ہیں کہ ہمارے خاوند نیکوکاری کی زندگی گزاریں بے حیائی والے کاموں کو چھوڑ دیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ غیر مردوں کی طرف نظر اٹھانا بھی چھوڑ دیں تاکہ پاکدامنی کا بدلہ پاکدامنی کی صورت میں مل جائے۔ رہ گئی بات کہ اگر کسی نے پہلے یہ کبیرہ گناہ کیا ہے تو توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ سچی توبہ کے ذریعے اپنے رب کو منائیں تاکہ دنیا میں قصاص سے بچ جائیں اور آخرت کی ذلت سے چھٹکارا پائیں۔

پاکدامنی پر محشر میں اکرام

حدیث پاک میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سات آدمی عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن عرش کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا۔ ان سات خوش نصیب لوگوں میں سے ایک وہ پاکدامن انسان ہوگا جسے خوبصورت حسب ونسب والی عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ جواب میں کہہ دے۔

اِنِّی اَخَافُ اللّٰہَ [میں اللہ سے ڈرتا ہوں] (بخاری باب فضل من ترک الفواحش)

اندازہ لگائیں کہ پاکدامنی والی صفت کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنی قدر ہے کہ روز محشر جب تمام بنی نوع انسانیت نفسا نفسی کے عالم میں ہوگی تو اس وقت کچھ لوگ ہوں گے

جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور خصوصی رحمت ہوگی۔ ان میں وہ خوش نصیب بھی ہوں گے جو زنا سے بچیں گے عین اس وقت جب کہ گناہ کی دعوت مل رہی تھی اور وہ چاہتے تو موقع سے فائدہ بھی اٹھا سکتے تھے، لیکن انہوں نے ضبط نفس کا مظاہرہ کیا اور اپنے کردار کو گناہ سے آلودہ ہونے سے بچایا۔ لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں مطمئن و مسرور ہوں گے۔

پاکدامنی پر جنت کی بشارت

نبی اکرم ﷺ نے پاکدامنی کی زندگی گزارنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے۔ اور وہ بھی اپنی ضمانت پر فرمایا

مَنْ تَوَکَّلَ لِیْ مَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ وَ مَا بَیْنَ لِحْیَیْهِ تَوَکَّلْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ

(بخاری)

[جو میرے لئے اپنی رانوں کی درمیانی چیز (شرمگاہ) اور اور جبڑوں کی درمیانی چیز (زبان) کی حفاظت کی ضمانت دے دیں اسے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دیتا ہوں]

ایک اور موقع پر نوجوانوں کا مخاطب کر کے فرمایا،

یَا شَبَابَ قُرَیْشٍ اِحْفِظُوْا فُرُوْجَکُمْ. لَا تَزْنُوْا اَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةَ (حاکم۔ بیہقی)

[اے جوانان قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ زنا مت کرو۔ جو اپنی شہوت گاہ کو محفوظ رکھے گا اس کے لئے جنت ہے]

لہٰذا جنت کے دائمی انعامات کو حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم دنیا کی عارضی لذات وشہوات پر کنٹرول کریں۔

پاکدامنی اور مشاہدہ پروردگار

جو شخص نامحرم پر قادر ہو اگر خوف خدا کی وجہ سے گناہ سے بچ گیا اس کے بدلے میں اسے جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ (ابن ماجہ)

احادیث میں پاکدامنی کی دعائیں

پاکدامنی وہ اعلیٰ صفت ہے جس کی نبی علیہ الصلوۃ والسلام بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتے تھے۔ آپ گو اپنی ذات میں معصوم تھے لیکن اس سے آپ کی عفت و پاکدامنی کی زندگی سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ امت کی تعلیم کیلئے آپ نے یہ دعائیں مانگیں۔ چنانچہ احادیث میں کئی ایسی دعائیں منقول ہیں جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے آنکھ کی پاکیزگی دل کی پاکیزگی اور عفت و عصمت کو تمنا بنا کر مانگا ہے۔ چند ایک دعائیں درج ذیل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَ التُّقٰی وَ الْعِفَافَ وَ الْغِنٰی

[اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت پرہیزگاری اور پاکدامنی اور غنیٰ کا سوال کرتا ہوں] (رواہ مسلم) (مشکوۃ: باب الاستعاذ)

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَ الْعِفَّۃَ وَ الْاَمَانَۃَ وَ حُسْنَ الْخُلُقِ الْحُسْنَ وَ الرِّضَا بِالْقَدْرِ

[اے اللہ! میں تجھ سے صحت پاکدامنی اور امانت اور اچھے اخلاق حسن اور رضا بالقدر کا سوال کرتا ہوں] (مشکوۃ باب الاستعاذ)

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَ لِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَ عَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرِ

[اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے، بے شک تو آنکھوں اور سینے کی پوشیدہ خیانتوں کو جانتا ہے]

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ (رواہ الترمذی)

[اے اللہ! مجھے الہام فرما میری ہدایت اور میرے نفس کے شر سے مجھے دور فرما]

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ

[اے اللہ! میں ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اور خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں] (رواہ الترمذی)

اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ لِسَانِیْ وَ قَلْبِیْ وَ مَنِیِّیْ

[میں اپنے کان، اپنی بینائی، اپنے دل اور منی کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں]

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی میں ان دعاؤں کے مانگنے کا معمول بنائیں تاکہ ان کی برکت سے عفت و پاکدامنی والی زندگی نصیب ہو۔

صحابہ کرام کا جذبہ پاکدامنی

اسلام سے قبل اہل عرب میں شراب نوشی اور بے حیائی عام تھی اور وہ اپنی محفلوں میں اور اپنی گفتگو میں اس کا اظہار بڑے فخر سے کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات اور آپ کے فیض صحبت نے صحابہ کرام پر ایسا اثر کیا کہ ان کی زندگیاں بالکل بدل کر رہ گئیں۔ وہی صحابہ جو زمانہ جاہلیت میں ہر قسم کی اخلاقی بے راہروی کا شکار تھے حضور ﷺ کی تربیت کی برکت سے ان کے نفوس ایسے پاک صاف ہوئے کہ انہیں اخلاقی برائیوں سے یکسر نفرت ہوگئی۔

◎ ایک صحابی مرثد بن ابی المرثد الغنوی رضی اللہ عنہ کو ہجرت کے موقع پر یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ جو کمزور اور ناتواں افراد مکہ میں رہ گئے ہیں وہ ان کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت میں نصرت و اعانت فرمائیں اور انہیں بحفاظت مدینے تک پہنچائیں۔ ایک دفعہ وہ اسی سلسلہ میں مکہ تشریف لائے۔ اتفاقاً ان کو عناق نامی ایک عورت کے گھر کے پاس سے گزرنا پڑا۔ یہ ایک فاحشہ عورت تھی جس سے ان کے اسلام سے قبل کچھ تعلقات رہے تھے۔ اس عورت نے حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر پہچان لیا اور آگے بڑھ کر ان کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا اور رات گھر ٹھہرنے پر اصرار کرنے لگی۔ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ چونکہ اسلام کی روشنی سے بہرہ مند ہو چکے تھے۔ اور اس قسم کی لغویات سے متنفر ہو چکے تھے لہٰذا صاف جواب دیتے ہوئے فرمایا "اب پہلا زمانہ باقی نہیں رہا اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا ہے لہٰذا مجھے معاف کرو" اس نے کہا اگر تم میری خواہش پوری نہیں کرو گے تو میں شور و غل کرونگی اور تمہیں گرفتار کرا دوں گی۔ لیکن اس کی اس دھمکی کے باوجود حضرت مرثد رضی اللہ عنہ نے گندگی سے آلودہ ہونا پسند نہ کیا اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور چھپتے چھپاتے کفار کے چنگل سے نکل گئے۔

◎ ایک اور صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میری ناک مردار کی بو سے بھر جائے مگر یہ پسند نہیں کہ اس میں کسی غیر عورت کی بو آئے۔

◎ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے زمانے میں ایک حسین عورت مسجد میں آیا کرتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنا معمول یہ بنالیا تھا کہ وہ ان سے بہت پہلے آکر اگلی صف میں بیٹھ جاتے تھے کہ مبادا ان پر نگاہ نہ پڑ جائے۔

◎ ایک دفعہ صحابہ نے دشمن کا کوئی علاقہ فتح کیا اور اس علاقے میں ان کا لشکر امیر کی قیادت میں چلا جا رہا تھا۔ نصاریٰ نے ان کے ایمان پر ڈاکہ مارنے کیلئے وہاں راستہ میں بے پردہ عورتوں کو بنا سنوار کر کھڑا کر دیا۔ امیر لشکر نے صرف اتنی آیت پڑھی فَـ...

لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ (مومنین سے کہہ دو کہ اپنی نگاہوں کو جھکا لیں) تو صحابہ نے نگاہیں نیچی کر لیں، اس شہر میں سے گزر گئے اور اس شہر کے درو دیوار کو نہ دیکھا۔ جب واپس آئے تو مدینہ کے لوگوں نے پوچھا کہ شہر کے مکانوں کی بناوٹ کیسی تھی، کتنے اونچے تھے، تو فرمانے لگے جب ہمیں حکم ملا ہم نے نگاہیں نیچی کر لیں اونچی کی ہی نہیں حتیٰ کہ اس شہر میں سے واپس آ گئے۔ ہمیں اس شہر کے مکانوں کی اونچائی کا پتہ ہی نہیں چلا۔ سبحان اللہ

عورتوں سے عفت و عصمت پر بیعت

شرم و حیا عورت کا زیور ہے اور اس کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے۔ جب تک عورت اپنے اس زیور کی حفاظت کرتی ہے اس وقت تک معاشرہ پاکیزگی اور امن کا گہوارہ بنا رہتا ہے۔ اور جب عورت ہی خائنہ بن کر اپنے اس زیور کو لٹانے پر آمادہ ہو جائے تو معاشرے میں بہت سی اخلاقی برائیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ لہٰذا عورت کو بذات خود اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی علیہ السلام کو حکم فرمایا گیا کہ وہ عورتوں سے اس بات پر بیعت لیں کہ

وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ (الممتحنہ:۱۲)

[اور نہ وہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ افتراء باندھیں گی]

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں قتل اولاد سے مراد حمل گرانا ہے۔ اور افتراء سے مراد اپنی ناجائز اولاد کو جھوٹا کسی سے منسوب کرنا ہے۔

بے حیائی کی مذمت قرآن میں

قرآن پاک میں بے حیائی کیلئے فحشا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور متعدد مقامات پر فحاشہ سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور متنبہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا

وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

[اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے فحاشی سے اور منکر سے اور حد سے نکلنے سے] (النحل ۹۰)

ایک اور جگہ پر فرمایا

اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ (اعراف ۴)

[اے پیغمبر! کہہ دیجئے بے شک اللہ تعالیٰ نے برائی کے سارے کاموں (فواحش) کو جو کھلے ہوں یا چھپے ہوں منع کیا ہے]

ایک اور مقام پر بڑے کھلے لفظوں میں زنا کو فاحشہ کہا اور اسے انتہائی قبیح بات قرار دیا، فرمایا

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ سَاءَ سَبِيْلًا (اسرائیل ۴)

(اور زنا کے قریب نہ جاؤ یہ "فاحشہ" اور بری راہ ہے)

گویا کہ یہ بات سمجھائی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے شہوانی جذبات کی تسکین کیلئے کچھ حدیں مقرر فرمائی ہیں جو ان حدوں کو توڑتا ہے وہ فحشاء کا مرتکب ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۃ مومنون میں اسی بات کی وضاحت فرمائی۔

وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ (المؤمنون: ۴، ۵، ۶)

[اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں لیکن اپنی بیویوں اور باندیوں پر اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ کرے تو وہ حد سے بڑھنے والے ہیں]

بحیثیت مسلمان یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم قرآن کریم میں بیان کی گئی روشن تعلیمات پر عمل کریں اور حیا اور پاکدامنی والی زندگی کو اپنا شعار بنائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین ثم آمین